



سوال

سگریٹ نوشی وغیرہ کرنے والے کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیہ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے سامنے وہ سوال آیا جو کہ عزت مآب جناب ڈایریکٹر جنرل کی خدمت میں کبار العلماء کمیٹی کے سیکرٹری کی طرف سے (حوالہ نمبر 151/6) پیش کیا گیا تھا اور جس کی عبارت یہ ہے "نماز کا وقت ہو گیا تھا اور میں نے باجماعت نماز پالی لیکن جب میں آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ امام ان لوگوں میں سے ہے سگریٹ نوشی کرتے یا سوئیکہ استعمال کرتے ہیں جسے منطقہ جناب میں "شتمہ" کہا جاتا ہے یا درخت قات کے پتوں کو یا ان سب چیزوں کو استعمال کرتے ہیں جب مجھے یہ معلوم ہوا تو میں نے اس امام کے ساتھ نماز ادا کی بجائے انفرادی طور پر نماز پڑھ لی اور بعض نمازیوں نے مجھے کہا تم نے یہ غلط کام کیا ہے کیا یہ واقعہ ہی میری غلطی تھی اور یہ جائز تھا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرتا یا میرا الگ نماز پڑھنا درست تھا؟ اور یہ میں نے اجتہاد کی بنیاد پر ایسا کیا اور میں نے الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے آج تک ان چیزوں میں سے کبھی بھی کوئی چیز استعمال نہیں کی تو کیا جو شخص ان چیزوں کے استعمال کا عادی ہے وہ لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا: سگریٹ نوشی حرام ہے اور اس کے پینے پر اصرار اور دوام ہمیشگی کرنا حرمت میں اور بھی اضافہ کر دیتا ہے کیونکہ یہ نجیث چیزوں میں سے ہے اور نجیث چیزوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَجِّمُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّةَ ... سورۃ الاعراف ۱۵۷

"اور وہ ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں"

سگریٹ اور تنباکو نوشی مضر صحت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(لاضرر ولاضرار) (سنن ابن ماجہ)

یعنی "کسی سے نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔"

جو شخص تنباکو نوشی میں مبتلا ہو اسے امام بن کر نماز پڑھانی چاہیے الایہ کہ مقتدی بھی اسی کی طرح یا اس سے بڑھ کر تنباکو نوشی کرنے والے ہوں لیکن یہ واقعہ تمہاری غلطی تھی جو تم



نے ان کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کی بجائے الگ نماز پڑھی کیونکہ پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنا فرض ہے جیسا کہ کتاب و سنت کے دلائل سے یہ ثابت ہے اور پھر جب تم نے امام کے تمباکو نوشی کی وجہ سے جماعت ترک کر دی تو واجب تھا کہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ شامل ہو کر نماز ادا کرتے اور اگر حالات ایسے تھے کہ کسی دوسری جماعت کے ملنے کی امید نہ تھی تو پھر اس جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لیتے تاکہ فرض نماز باجماعت ادا ہوئی اور ادلہ شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ گناہ گاروں کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

حدا معذی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 511

محدث فتویٰ